بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مدینۃ المسیح

لاہور ۱۰ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے سات بجے شام بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے ۔ الحمد للہ
سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی طبیعت بدستور ناساز ہے تا حال اپریشن کا معاملہ کرنل ہینو کے زیر غور ہے ۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں ۔
سیدہ ام متین صاحبہ ابھی تک ہسپتال میں ہیں آج ۱۰۳ درجہ بخار ہے ۔ اور ساتھ گھبراہٹ بھی ہے ۔ احباب دعائے صحت کریں ۔
قادیان ۱۰ ماہ صلح حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کھانسی اور نزلہ کے علاوہ شدید سردرد بھی ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کیلئے درد دل سے دعا کریں ۔
خاندان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے ۔ الحمد للہ

جلد ۳۲ | ۱۲ ماہ صلح ۱۳۲۳ ہش | ۱۵ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | ۱۲ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۰

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۵ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ

سلسلہ احمدیہ میں نظام خلافت کی اہمیت

(۲)

۲۶ دسمبر جلسہ سالانہ میں جناب خلیل احمد صاحب ناصر بی ۔ اے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ نے جو تقریر کی اس کی دوسری قسط درج ذیل کی جاتی ہے :۔

احمدیت اور جماعت

حضرات کرام ! احمدیت کیا ہے ؟ وہ جماعت جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے برپا کی گئی ہے ۔ خدا تعالےٰ کے پاک نوشتوں میں اس جماعت کی بعثت مقدر کی گئی تھی ۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں ایک جماعت کے قیام کے بارے میں متعدد احادیث میں ملتی ہیں ۔ یہ وہی جماعت ہے جو آخری زمانہ میں اس پُر از فساد و عصیاں زمانہ میں اُٹھ کر ایک تنظیم کے ماتحت خدا کے نور کو دنیا میں پھیلانے والی ۔ اور ایمان کو قائم کرنے والی تھی اسی لئے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ کے ذریعہ سے اس وقت کے مسلم کو یہ نصیحت کی ۔ کہ تلزم جماعۃ المسلمین و امامھم (متفق علیہ) یعنے تمہیں جماعۃ المسلمین اور ان کے امام کے ساتھ لازم رہنا ہوگا ۔

جماعت و امام لازم ملزوم ہیں

جماعت کے ذکر کے ساتھ امام کا خاص طور پر ذکر فی الحقیقت اس اصل کو پیش کر رہا ہے کہ جماعت بغیر امام کے ممکن ہی نہیں ۔ کیونکہ انما الامام جُنّۃ یقاتل من ورائہ امام تو ایک ڈھال ہوتا ہے جس کی پناہ میں ہی لڑائی صحیح طور پر لڑی جا سکتی ہے ۔ اس موعود جماعۃ المسلمین کے لئے بہت بڑا نصب العین ، نہایت ہی وسیع مقصد نہایت ہی رفیع الشان کام مقرر کیا گیا تھا ۔ اس نے شیطانی قوتوں کا مقابلہ کر کے ایک آخری لڑائی لڑ کر اسلام کے غلبہ اور شوکت کو دنیا میں قائم کرنا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو دوبالا کرنا تھا ۔ یہ جہاد عظیم بغیر امام کے ممکن نہ تھا ۔ پس جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کے قیام کی خبر دی اور اس میں شامل رہنے کی نصیحت فرمائی ۔ وہاں یہ بھی فرمایا ۔ کہ جماعت اور امام کا وجود درحقیقت لازم ملزوم ہے ۔ ربط ملت خلیفہ کے وجود کے بغیر کس طرح ممکن ہے ؟ جماعت تو ایک وحدت مرکزی کی مقتضی ہے ۔ جو امام یا خلیفہ کے وجود کو ہی محور بنا سکتی ہے ۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ " امام " کا بھی ذکر فرمایا یہی نہیں بلکہ ایک دوسری حدیث میں اس کی اہمیت یوں ظاہر فرمائی ۔ کہ :۔

من اتاکم و امرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہ (مسلم جلد ۲ ص۲۲)

فرمایا اگر تم ایک " رجل واحد " ایک امام کے ہاتھ پر جمع ہو اور اس حالی میں تمہارے پاس کوئی فتنہ انگیز شخص آ کر تمہاری قوت کو توڑنا یا تمہاری جماعت کو بکھیرنا چاہے تو تم اس کو قتل کر دو یا اس سے قطع تعلق کر لو ۔

دوستو ! خلافت کی اہمیت ان احادیث سے کتنی واضح اور عیاں ہو جاتی ہے ۔ اگر احمدیت ایک جماعت ہے ۔ اگر اسے دنیا میں نہایت ہی مشکل اور کٹھن کام کرنا ہے ۔ ایسا کام جس کی راہ میں نہایت ہی خطرناک مشکلات درپیش ہیں ۔ جن کے لئے اُسے بہت بڑی لڑائی لڑنی ہے ۔ تو اس جماعت کے لئے وحدت ضروری ہے ۔ اور اس وحدت کے لئے امام کا وجود جزو لاینفک ہے ۔ ورنہ خلیفہ کے وجود کے بغیر تو ایسی نام نہاد جماعت ہوگی ۔ جس کے اندر ویسے ہی لوگ ہوں گے جیسے کہ اس جماعت کے باہر جن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :۔

" جو لوگ ہماری جماعت سے ابھی باہر ہیں وہ کل وہ سب پراگندہ طبع اور پراگندہ خیال ہیں ۔ کسی ایسے لیڈر کے ماتحت وہ لوگ نہیں جو انکے نزدیک واجب الاطاعت ہو " (پیغام صلح)

وحدت جماعت اور مولوی محمد علی صاحب

وحدت جماعت کا یہ بنیادی اصل اتنا ضروری اور اتنا اہم ہے ۔ کہ آخر مولوی محمد علی صاحب کو بھی تیئیس ۲۳ سال کے اختلاف کے بعد مجبوراً اس حقیقت کا اظہار کرنا پڑا ۔ کہ :۔

" جب تک تمام افراد جماعت ایک آواز پر حرکت میں نہ آ جائیں ۔ جب تک تمام اطاعت کی سطح پر نہ آ جائیں ۔ ترقی محال ہے ...... یہی اصول تھا جس نے حضرت ابو بکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ کے زمانہ میں مسلمانوں پر فتوحات کے دروازوں کو کھول دیا "

(پیغام صلح ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء)

آیت استخلاف

حضرات ! جماعت کے لئے اور پھر وحدت و مرکزیت جماعت کے لئے خلیفہ کے وجود کی اہمیت و ضرورت ایک نہایت وسیع مضمون ہے ۔ واقعہ یہ ہے ۔ کہ روحانی جماعتوں کا خلیفہ نہایت اہم فرائض کی ادائیگی کے لئے آتا ہے ۔ ان فرائض کی طرف آیت استخلاف نہایت وضاحت سے اشارہ کرتی ہے ۔ دین متین کی تمکین ، خوف و زلازل کو امن سے تبدیل کرنا ۔ اور توحید کا قیام معمولی کام نہیں یہ کام وہی شخص کر سکتا ہے ۔ جو اتقا کے لئے بہترین نمونہ ہو ۔ اور جو درحقیقت خدا تعالےٰ کا ہی انتخاب ہو ۔ کیونکہ ایسا انسان ہی افراد جماعت کے لئے محبت کا مہبط اور قلوب کی طمانیت کا مرکز ہوگا ۔ مومنوں کے قلوب اسی نقطہ مرکزی پر اگر متصل ہوں گے ۔ اور ایک آواز پر حرکت کر سکیں گے ۔ اسی امر کو حدیث نبوی میں یوں بیان کیا گیا ہے ۔ کہ :۔ خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم ویصلون علیکم وتصلون علیھم ۔ (مسلم جلد ۲ ص۱۲۲) تمہارے ائمہ میں سے بہترین وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو ۔ اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں ۔ وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں ۔ اور تم ان کے لئے دعائیں کرتے ہو ۔

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

خلفاء۔ الفت وسکینت کا ذریعہ

اخوت ومحبت کا یہ رشتہ جب قائم ہو جاتا ہے۔ تو جماعت ایک سلک میں منسلک ہو جاتی ہے۔ اور اسی وقت جماعت میں حقیقی وحدت پیدا ہوتی ہے۔ اور ایسے ہی موقعہ پر جماعت کی مساعی اور کوششوں کے ساتھ خدا کی نصرت وتائید اس طرح شامل ہو جاتی ہے۔ کہ مشکلات کی بڑی بڑی چٹانیں حیرت انگیز طور پر پاش پاش ہوتی چلی جاتی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ کیا ہی پاکیزہ الفاظ میں اپنے خطبے میں اس امر کو یوں بیان فرماتے ہیں۔ "قد استخلف اللّٰہ علیکم خلیفۃ لیجمع بہ الفتکم ویقیم بہ کلمتکم" (دائرہ وجدی جلد ۳ صفحہ ۷۵۸) کہ اللہ تعالےٰ نے تم میں خلیفہ بنایا ہے۔ تاکہ تمہاری محبت کو ایک مرکز پر جمع کرے اور تمہارے حکم کو قائم کرے۔ یہی وہ محبت الفت کی لہر تھی جس سے متاثر ہو کر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضؓ کو فرمایا۔ کہ فی اللّٰہ لئن اجتنبلت لا یکون للاسلام نظام (تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۱۶۲) یعنی خدا کی قسم اگر اے ابوبکر ہم تم سے محروم ہو گئے جاتے۔ تو اسلام کے لئے کوئی نظام نہ رہتا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ خلیفہ کے وجود کے بغیر ایک روحانی جماعت کا نظام رہ بھی کس طرح سکتا ہے۔ خلیفہ ہی وہ الٰہی روحانی انتظام ہوتا ہے جسے خدا تعالےٰ افراد جماعت کی سکینت کا ذریعہ بناتا ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں۔ ما کنا نبعد ان السکینۃ تنطق علیٰ لسان عمر (مشکوٰۃ) حضرت عمرؓ کی زبان جس سکینت کی پیامبر تھی۔ وہ سکینت تمام خلفاء روحانی کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ سکینت ہی جماعت کے رشتۂ وحدت کو مستحکم اور مجتمع رکھتی ہے۔ کیا اس بنیادی اصل کے پیش نظر خلافت کی اہمیت واضح نہیں ہوتی؟

فتنۂ پیغامیت

حضرات! آئیے اب ہم جماعت احمدیہ کے اندرونی حالات پر بھی نگاہ کریں۔ احمدیہ جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے ایک تنظیم میں جمع ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے زمانہ تک اندرونی فتن کے باوجود جماعت ایک ہی نظام میں منسلک رہی۔ لیکن ۱۹۱۴ء میں جماعت احمدیہ میں ایک بہت بڑا فتنہ اٹھا۔ یہ فتنہ معمولی نہ تھا۔ کیونکہ یہ نہ صرف انتظام جماعت میں بلکہ عقائد میں بھی ایک بعید راہ چاہتا تھا۔ یہ فتنہ پیغامیت کا فتنہ ہے۔ پیغامیت کیا ہے خلافت کا انکار۔ واجب الاطاعت مطاع کا انکار لیکن ان سب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واجب الاطاعت حیثیت سے انکار۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ تمام تنازعات کو مٹا کر صحیح اسلامی روش دکھانے کے لئے آئے تھے۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ کی شان حکم عدل کو اس طرح تسلیم کیا جاتا۔ کہ آپ کا فیصلہ آپ کا ارشاد آپ کا عقیدہ ہر امر ہر بات اور ہر مسئلہ میں ناطق ہوتا۔ لیکن اگر حضور کو اس رنگ میں حکم عدل تسلیم نہ کیا جائے۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت بالکل بے فائدہ اور بے معنی ہے۔ کیونکہ پھر تو جماعت کا امن وامان بالکل اٹھ جاتا۔ وہی جھگڑے۔ وہی جنگ وجدال وہی اختلافات۔ وہی تنازعات سلسلہ احمدیہ میں جاری رہتے۔ جو آپ سے پہلے جاری تھے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد بالکل فوت ہو جاتا۔ حضور خود فرماتے ہیں۔ "جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا۔ اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔" (اربعین ۴ حاشیہ صفحہ ۶)

کتنی وضاحت سے حضور نے اپنی شان بیان فرما دی ہے۔ اور اس حیثیت کو تسلیم نہ کرنے والوں کے متعلق بھی کتنی صراحت سے حضور نے فتویٰ دیا ہے۔ حضرات مجھے یہ کہنا ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد کوئی خلافت کا نظام تسلیم نہ کیا جاتا۔ بلکہ آپ کی بجائے کثرت رائے کو ہر معاملہ میں حاکم بنایا جاتا۔ تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شان حکم عدل میں کبھی قبول نہ کر سکتے۔ اس کے لئے ضرورت تھی اس امر کی کہ حضور کے بعد بھی حضور کی جانشینی میں واجب الاطاعت۔ روحانی۔ الٰہی خلفاء کا سلسلہ جاری رہتا۔ ورنہ اس کا عدم اجرا پیغامیت کے اس فتنہ کے ہی مترادف ٹھہرتا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض کو باطل کر دیتا ہے۔ اس فتنہ کے استیصال کے لئے خلافت کا وجود نہایت ہی اہم اور ضروری ہے۔ پس جماعت کے داخلی حالات اس امر کے متقضی تھے۔ کہ خدا تعالےٰ اس سلسلہ کے لئے خلافت کو مقدر ٹھہراتا

اجماع جماعت احمدیہ

جماعت کی تاریخ پر جب ہم نگاہ کرتے ہیں۔ تو ایک عجیب امر نظر آتا ہے۔ اور مومنوں کے لئے اس میں بصیرت وعرفان کا بہت سا سامان ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے مسئلہ کو بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ ایک بہت بڑی دلیل اجماع امت بر وفات حضرت مسیح علیہ السلام پیش کیا کرتی ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد صحابہ کا سب سے پہلا اجماع اس بات پر ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں۔ مومنوں کا اجماع معمولی چیز نہیں۔ اور اس کی وقعت کو کم نہیں کیا جا سکتا۔ دراصل یہ اجماع بتا رہا تھا کہ اسلام کو مستقبل میں ایک بہت بڑے فتنے سے دو چار ہونا ہے۔ جو وفات مسیح علیہ السلام کے انکار سے پیدا ہوگا کیونکہ یہی وہ مسئلہ تھا۔ جس نے عیسائیت کو کفارہ اور تثلیث کے دو حربے دیئے اور یہی وہ مسئلہ تھا۔ جس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت۔ آپ کے مقام۔ اور پھر سب سے بڑھ کر توحید الٰہی پر ضرب لگانی چاہی۔ آئیے اب ہم جماعت احمدیہ کی تاریخ پر نظر کریں۔ یہاں بھی ہم جماعت احمدیہ کے سب سے پہلے اجماع کو دیکھتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے عجیب در عجیب کاموں کو دیکھ کر انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ یہاں سب سے پہلے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اجماع اس امر پر ہوتا ہے۔ کہ حضور کے بعد واجب الاطاعت خلیفہ کا وجود ضروری اور جماعت کے لئے اہم ترین چیز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر ایک دن بھی نہیں گزرنے پاتا۔ کہ بارہ سو صحابہ کی تعداد کثیر جس میں عمائد واکابر پیغامیت بھی شامل ہیں جمع ہوتے ہیں۔ اس اجماع کی کیفیت بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء میں خود خواجہ کمال الدین صاحب کے بقول مشیت ایزدی نے یوں لکھوائی۔

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان واقرباء حضرت مسیح موعود باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی۔ اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین الشریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ معتمدین میں سے حسب ذیل اصحاب موجود تھے۔ مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب۔ صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ جناب نواب محمد علی خان صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب۔ خاکسار خواجہ کمال الدین"

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے فرمان کی حیثیت

اسی پرچے میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی حیثیت کا اظہار یوں کیا جاتا ہے۔ کہ "حضرت مولوی صاحب کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا"

مولوی محمد علی صاحب کا اقرار

حضرات! ایک واجب الاطاعت خلیفہ کی شان کا اظہار اس سے واضح اور کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک نہایت ضروری الفاظ بھی آپ مولوی محمد علی صاحب کی زبانی بھی سنیئے آپ لکھتے ہیں "خلیفۃ المسیح کی بیعت ہم لوگوں نے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں کی۔ اور

اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام خواہ وہ مسائل کے بارہ میں ہوں۔ یا کسی اور بارے میں انہیں سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا۔"

کیا اس عظیم الشان اجماع کے بعد اور اس اقرار کے بعد کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ کے فرمان جیسا ہی ہے۔ اور پھر مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے بھی اس اظہار حقیقت کے بعد اس امر میں کوئی شک رہ جاتا ہے۔ کہ خدائے واحد نے ازل سے مقدر کیا تھا۔ کہ سلسلہ احمدیہ کا پہلا اجماع اسی امر پر ہو۔ جس کا قیام جماعت کی ترقی اور اس کے عقائد کی ترویج و تنفیذ کا بنیادی ستون ہے۔ پس خلافت کی اہمیت کا کس طرح انکار کیا جا سکتا ہے۔

بیرونی حالات۔ رجحانات زمانہ

بھائیو! ہم نے جماعت کے اندرونی حالات اور جماعت کی تاریخ کو دیکھ لیا۔ آئیے اب ہم باہر کی دنیا کی طرف بھی نظر کریں۔ گزشتہ صدی کی تاریخ ہمیں زمانہ کے بعض خاص رجحانات سے روشناس کراتی ہے۔ اس سے قبل بالعموم ملوکیت کی حکومت مروج تھی۔ ظاہر ہے کہ یہ طریق حکومت عیوب سے خالی نہیں۔ گزشتہ صدی میں اس کا رد عمل ہوا۔ اور جیسا کہ انسانی طبائع کا جو روحانی روشنی سے بہرہ ور نہ ہوں خاصہ ہے۔ یہ رد عمل حد اعتدال سے بہت زیادہ تجاوز کر گیا۔ ملوکیت کی استبدادیت بے شک واضح تھی۔ مگر اس کے مقابل میں جو رجحان ظاہر ہوا۔ وہ بھی کچھ کم خطرناک نہ تھا زمانہ کی طرف سے اس دور میں یہ نعرہ بلند ہوا۔ کہ ؎

سلطانیٔ جمہور کا آتا ہے زمانہ
جو نقش کہن تم کو نظر آئے مٹا دو

جمہوریت

چنانچہ ہر طرف سے جمہوریت۔ جمہوریت کا غلغلہ بلند ہوا۔ اگر اس کے صرف یہی معنے ہوتے۔ کہ عوام کی آواز مؤثر ہو۔ رائے عامہ کا لحاظ حکومت میں شامل ہو تو حرج کی بات نہ تھی۔ اسلام خود عوام کی حیثیت شورائی کو تسلیم کرتا ہے۔ بلکہ اسلام ہی حقیقی جمہوریت کو قائم کرتا ہے لیکن وہ انتشار وہ پراگندگی اور طبائع کی وہ بے ربطی جو اس جمہوریت کے نعرہ سے پیدا ہوئی۔ وہ نہائت ہی خطرناک تھی۔ کیونکہ ایک طرف تو اس سے افراد کی طبائع کو اس قدر منتشر کیا گیا۔ کہ بظاہر ان کے لئے کوئی نقطۂ مرکزی نہ رہا۔ جس سے اتحاد و یگانگت عالم میں بہت بڑا رخنہ واقع ہوا۔ اور دوسری طرف اس سے انجمنوں اور پارلیمنٹوں کا وہ طریق رواج پا گیا۔ جو اس ملوکیت سے بھی بعض حالات میں مضر تر تھا چنانچہ یورپ نے ان مضرات کو محسوس کیا۔ اور اسے کہنا پڑا۔ کہ

Democracy, it would appear has a distinct tendency to be lazy, or at the best spasmodic in its interest

Mr cole in A Guide to modern Politics.

مشہور مصنف مسٹر کول کہتے ہیں کہ جمہوریت سستی اور کاہلی کی طرف میلان رکھتی ہے یا کم از کم اپنی دلچسپی میں بے اعتدال و بے قاعدہ ضرور ہے۔

آمریت

چنانچہ ان مضرات کے پوری طرح نمایاں ہونے پر جنگ عظیم کے بعد اس کے بالکل مقابل ایک اور بعید ترین راہ اس کے رد عمل میں پیدا ہوئی۔ مسٹر کول کہتے ہیں۔

There has been since the war much grumbling at the ineffectiveness of parliamentry government in both Great Britain and France.

Europe Today

کہ جنگ عظیم کے بعد اس بات کا بہت شور رہا۔ کہ برطانیہ عظمےٰ اور فرانس دونوں کے پارلیمنٹری طریق حکومت غیر مؤثر ہیں چنانچہ اس "جمہوری" نظام کے مقابل پر آمریت نے جنگ عظیم کے بعد جنم لیا جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ یہ آمریت جمہوریت کے مقابل پر کچھ کم خطرناک نہیں۔ کیونکہ اس کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ لاکھوں کروڑوں انسانوں کی باگ ڈور ایسے انسان کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ جو نہ کسی مشورہ کا پابند ہے۔ اور نہ اس کے لئے مشورہ لینے کی ضرورت ہے جو کسی قانون کسی دستور کا پابند نہیں۔ جو خود ہی قانون اور خود ہی حکم اور خود ہی کانسٹی ٹیوشن ہے۔ جو نور روحانیت سے بھی بہرہ ور نہیں۔ تاکہ اس طرح ہی اس کی عقل عقل سلیم بن کر صحیح کام کر سکے۔ وہ تو ہر حیثیت سے مطلق العنان ہے جو ہر قسم کے سیاہ و سفید کا مالک ہے۔ اسلام جہاں اس انتشار طبع کے خلاف ہے۔ جو موجودہ جمہوریت کی روش سے پیدا ہوتا ہے۔ وہاں اس ڈکٹیٹر شپ کی بھی پوری مذمت کرتا ہے۔ جو کسی قانون کی پابندی اور کسی مشورہ میں ضرورت سے عاری ہے

پس دنیا کی یہ دو بعید ترین راہیں جو سارے صفحۂ ارض کو اپنی لپیٹ میں لے رہی تھیں۔ ان کا مقابلہ نہائت ضروری تھا کیونکہ اس آخری زمانہ میں جس میں اسلام کا عالمگیر غلبہ مقدر کیا گیا ہے۔ ہر عظیم فتنہ کا کچلنا اور شیطانی طاقتوں کو پوری طرح غیر مؤثر بنانا اسلام اور احمدیت کا مقصد ہے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ اسلام کسی ایسے نظام کو دنیا کے سامنے پیش کرتا۔ جو ایک طرف جمہوریت کے موجودہ نظام کے عیوب سے پاک ہوتا۔ جو انتشار طبائع پیدا نہ ہونے دیتا۔ جو انجمنوں کے طول وطویل طریق عمل میں مقید نہ ہوتا۔ اور دوسری طرف وہ جمہور کے مشورہ کو رد نہ کرتا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ کسی واجب الاطاعت امام کی حیثیت کو بھی پیش کرتا۔ یہی نظام بہترین نظام ہو سکتا تھا۔ یہی نظام دنیا میں کامل امن پیدا کرنے والا تھا۔ اور یہی نظام نظام خلافت تھا۔ جو احمدیت کے ذریعہ سے قائم کیا گیا ہے۔ کیونکہ جہاں اسلام نے خلیفہ کو واجب الاطاعت حاکم ٹھہرایا ہے۔ وہاں امرھم شوریٰ بینھم اور لاخلافۃ الا بالمشورۃ کہہ کر مشورہ کو اور جمہور کی آواز کو اس نظام کا جزو قرار دیا ہے۔ پھر قرآن حکیم جیسی مکمل اور بے نقص کتاب دے کر اس خلیفہ کو اس کانسٹی ٹیوشن کا پابند ٹھہرایا۔ تاکہ ڈکٹیٹر شپ کی خرابیاں بھی اس پاکیزہ نظام خلافت کو ملوث نہ کر سکیں۔ پس یہی وہ نظام ہے۔ جو تمام خرابیوں سے پاک اور خدائی تائید و نصرت کا حامل ٹھہرایا گیا تھا۔ اور موجودہ زمانے کے رجحانات کے لحاظ سے اس کا قیام نہائت ہی ضروری اور اہم تھا

مکتوبات احمدیہ کی پانچویں جلد

مکتوبات احمدیہ کی پانچویں جلد کے پانچویں نمبر کی ترتیب و تالیف کا کام شروع ہو چکا ہے احباب سے صرف اس قدر التماس ہے۔ کہ جن بزرگوں کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کوئی مکتوب گرامی ہو۔ وہ اس کی ایک مصدقہ نقل میرے پاس بھیجدیں۔ تاکہ وہ اس تالیف میں محفوظ ہو جائے۔ خط جس صاحب کے نام ہو اس کے متعلق چند سطروں کا تعارف ہو۔ تاریخ وغیرہ سب درج ہو۔ اگر احتیاطاً خط پر تاریخ نہ ہو۔ تو اس کی ڈاکخانہ کی مہر کی تاریخ دی جائے اس حصہ کے لئے خدا تعالےٰ کے فضل سے میرے پاس کافی ذخیرہ ہے۔ تاہم میں چاہتا ہوں۔ کہ حتی الوسع کوئی باقی نہ رہ جائے۔ اس جلد میں وہ متفرق خطوط ہونگے۔ جو حضور نے اپنے خدام کو لکھے ہیں۔ ایسی تمام نقول آخر جنوری ۱۹۴۴ء تک آجانی چاہئیں۔ خاکسار یعقوب علی عرفانی الاسدی بلڈنگ سکندر آباد دکن

وصایا کی رقوم کے متعلق ایک اہم فیصلہ

امسال مجلس مشاورت میں پیش ہو کر فیصلہ ہوا تھا۔ کہ ہر سیکرٹری مال ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ایک فہرست بھیجدیا کرے۔ کہ فلاں فلاں موصی نے اتنی رقم فلاں تاریخ کو ادا کر دی ہے۔ جو فلاں تاریخ کو کون نمبر کے ماتحت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو چکی ہے

آریہ سماج کی سرگرمیاں

باوجودیکہ آریہ سماج اپنے بانی سوامی دیانند جی کی تعلیم سے کوسوں دور ہوتی جارہی ہے اور اب اس کا مذہب سے وہ واسطہ نہیں رہا۔ جو آج سے کچھ عرصہ پہلے تھا۔ تاہم وہ مذہب کی آڑ لے کر اپنی تعداد بڑھانے اور ہندوؤں میں اپنا اثر و رسوخ قائم کرنے کے لئے جو کچھ کر رہی ہے۔ اس کا کسی قدر ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

دسمبر کے آخری ہفتہ میں آریہ پراویشک پرتی ندھی سبھا کا سالانہ جلاس جو لاہور میں ہوا۔ اس میں گذشتہ ایک سال کی رپورٹ پڑھکر سنائی گئی جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ "پچھلے ورش مہاتما ہنسراج وید پرچار فنڈ کے لئے دو لاکھ چودہ ہزار پچاس روپیہ نقد جمع ہوا۔ جس میں باوا پردمن سنگھ ٹرسٹ کی طرف سے ایک لاکھ ایک روپیہ کا گراں قدر دان شامل ہے۔ اس کے علاوہ بنگال کے اکال پیڑت لوگوں کی سہایتا کے لئے سبھا نے قریباً ۵ لاکھ روپیہ خرچ کیا اس پوتر کاریہ کے لئے بھی شری باوا گورمکھ سنگھ و مہاراج سنگھ نے باوا پردمن سنگھ ٹرسٹ سے دو لاکھ ۱۷ ہزار روپیہ کا اناج سبھا کے حوالے کر کے سبھا کے کارکنوں کو اس قابل بنایا۔ کہ وہ فراخدلی سے بنگال کے اکال پیڑتوں کے دکھوں کو نوارن کر سکیں۔ مہاتما ہنسراج وید پرچار فنڈ کے لئے تین ماہ کے قلیل عرصہ میں دو لاکھ چودہ ہزار کی رقم کا جمع ہو جانا آریہ سماج کے اندر پہلی مثال ہے۔ آریہ پراویشک پرتی ندھی سبھا نے قحط۔ بھونچال۔ سیلاب کے اندر اس سے پہلے کئی موقعوں پر دین دکھیوں کی سیوا کی ہے۔ لیکن پچھلے ورش بنگال ریلیف کا جو کام آریہ پراویشک پرتی ندھی سبھا کی طرف سے ہوا ہے۔ اس نے سبھا کے پچھلے تمام سہایتا کے کارناموں کو مات کر دیا ہے۔ شری ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی کی بنگال ہندو ریلیف کمیٹی کے علاوہ اتنا دھن اور کسی سوسائٹی نے خرچ نہیں کیا۔ اور ایک کام میں آریہ پراویشک پرتی ندھی سبھا کے ریلیف کا کام ہندو ریلیف کمیٹی کے کام سے بھی بازی لے گیا۔ اور وہ یہ تھا۔ کہ ہماری سبھا نے پنجاب کی مختلف منڈیوں سے اناج کی بھری ہوئی ویگنیں دھڑا دھڑ بنگال میں بھیجدیں۔ اور اس اناج کے وقت پر بنگال کے دیہات میں پہنچ جانے سے ہزاروں بھوکوں کو بچا لیا۔ باقی سوسائٹیوں کے پاس دھن تھا۔ لیکن ان کو اناج مہیا کرنے کی دقت تھی۔ پنجاب سے اناج کی ویگنیں بھیجنے کے لئے پرمٹ پرائیویٹ سبھاؤں میں صرف آریہ پراویشک پرتی ندھی سبھا نے حاصل کئے۔ سبھا کے بنگال ریلیف کے کام سے آریہ پراویشک سبھا و آریہ سماج کا بنگال کے شہروں و دیہات میں ڈنکہ بج گیا ہے۔ سبھا کے اس کام نے بنگال کے اندر آریہ سماج کے لئے ایک بھاری فیلڈ تیار کر دیا ہے۔ اور ہمیں بنگال میں آریہ سماج کے پرچار کے لئے اس فیلڈ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے"

اس سے ظاہر ہے کہ آریہ سماجیوں نے عام ہندوؤں سے روپے وصول کر کے بنگال کے قحط زدوں کی جو امداد کی۔ اس سے وہ اس رنگ میں فائدہ اٹھانے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ان ممنون احسان لوگوں کو آریہ سماج کی شرن میں لے آئیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ آریوں نے بڑا شور مچایا تھا۔ کہ بنگال کے مصیبت زدہ لوگوں کو امداد دے کر بعض مسلمان انہیں اسلام قبول کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ معلوم نہیں یہ بات کہاں تک ٹھیک تھی۔ لیکن جن لوگوں نے اس کے خلاف آواز اٹھائی تھی۔ ان کی اپنی حالت یہ ہے۔

"سبھا نے یہ نشچے کیا ہے۔ کہ بنگال پرانت میں زور شور سے آریہ سماج کا پرچار شروع کیا جاوے۔ آریہ پراویشک سبھا کے بنگال ریلیف کے کام کی وجہ سے آریہ سماج کا نام ہر ایک تعلیم یافتہ و دیہاتی بنگالی کی زبان پر ہے۔ اس لئے اب موقعہ ہے کہ ہم سارے بنگال کے اندر آریہ سماج کا ڈنکہ بجا دیں۔ اور بنگال کے ہندوؤں کو بتا دیں۔ کہ آریہ سماج نہ صرف جسمانی خوراک مہیا کرتا ہے بلکہ وید کے آدھار پر روحانی خوراک بھی دیتا ہے۔ ہم نے یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ آریہ سماج کا پیغام بنگال کے کونے کونے میں پہنچا دیں۔ تاکہ ویدک دھرم کا ناد تمام بنگال کے اندر بج جاوے۔ اس کے لئے سبھا نے مفصلہ ذیل امور کا فیصلہ کیا ہے:-

(۱) بنگالی بھاشا میں ستیارتھ پرکاش کا صحیح و سلیس ترجمہ کرایا جاوے۔ اس کے لئے ایک ودوان سو روپیہ ماسک پر رکھ لئے گئے ہیں۔ جو کہ چھ ماہ کے اندر یہ ترجمہ لکھکر دیں گے۔

(۲) بنگال کے مختلف حصوں میں چھ مختلف آشرم کھولے جاویں گے۔ جہاں کہ اناتھ بچوں و ودھواؤں کی رکشا سکھشا کا کاریہ ہوگا۔ ان آشرموں کا نام 'دیانند ودیا مندر' ہوگا۔ اس کا پربندھ آریہ سماج ریلیف کمیٹی کلکتہ کے آدھین ہوگا۔ سبھا کی طرف سے اس سال ان آشرموں پر ۱۲ ہزار روپیہ خرچ کیا جاوے گا۔

(۳) بنگال میں آریہ سماج کا پرچار کرنے کے لئے پندرہ بنگالی گریجوایٹوں کو پرچارک بننے کے لئے ٹرینڈ کیا جا[illegible] سبھا کی طرف سے وظیفہ [illegible] اس کے لئے سکیم تیار ہو رہی ہے۔

(۴) [illegible] ماس جب مہاتما خوشحال چند جی و لالہ برج لال [illegible] منتری [illegible] سنٹروں کا ملاحظہ کرنے [illegible] لئے بنگال گئے تھے۔ تو انہوں نے آریہ [illegible] ج کا ساہتیہ بنگال کے پڑھے لکھے لوگ[illegible] کے اندر مفت تقسیم کیا تھا۔ اور انگریزی [illegible] چھوٹے ٹریکٹ (۱) آریہ سماج کیا ہے؟ (۲) [illegible] امی دیانند۔ مفت تقسیم کئے گئے تھے [illegible] ن کے علاوہ ستیارتھ پرکاش انگریزی، آریہ سماج انگریزی اور شری پرنسپل دیوان چند جی بھی چیدہ چیدہ بنگالی مہانوبھاؤں کی بھینٹ کی گئی تھیں۔ اب سبھا نے اس سال کے بجٹ میں مہاتما ہنسراج وید پرچار فنڈ سے ۸ ہزار روپیہ بنگال میں وید پرچار کے لئے نشچت کیا ہے۔"

اس وقت کس قدر آریہ پرچارک کام کر رہے ہیں۔ اور کہاں کہاں کر رہے ہیں۔ اس بارے میں لکھا ہے:-

"سبھا کی طرف سے آریہ سماج کے پرچار کا کاریہ بھارت ورش کے تمام حصوں میں ہو رہا ہے۔ پنجاب سرحدی علاقہ و بلوچستان کے علاوہ اس وقت ریاست جموں و کشمیر میں ہمارے ۷ اپدیشک کام کر رہے ہیں۔ مالابار میں چار۔ آسام میں ایک۔ اڑیسہ میں ایک۔ سندھ میں ایک ضلع کانگڑہ میں ۵ اپدیشک کام کر رہے ہیں۔ دیانند دلت اودھار منڈل کے علاوہ سبھا کی طرف سے تین اپدیشک ضلع کانگڑہ۔ گورداسپور و سیالکوٹ کی دلت جاتیوں میں کام کر رہے ہیں۔ سبھا کی طرف سے دکھیوں کی سہایتا کے لئے ریاست منڈی و دھرم سالہ کے اندر دھرم آرتھ اوشدھالیہ بھی کھلے ہوئے ہیں۔ شکھشا کا کام بھی ہو رہا ہے۔ گڑھوال کے علاقہ پوڑی ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول سبھا کے آدھین چل رہا ہے۔ جس میں تین سو کے قریب ودیارتھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ سبھا لوکل مینجنگ کمیٹی کی مدد سے یہ سکول چلا رہی ہے۔ اور اس کا سارا خرچ سبھا کے سر پر ہے۔ ہریانہ پرانت یعنی اضلاع رہتک۔ گوڑگاؤں۔ ریاست جیند میں سبھا کے آدھین دس ہندی و سنسکرت پاٹھ شالائیں چل رہی ہیں۔ جموں ریاست کے مختلف حصوں میں چار ہندی کی پاٹھ شالائیں کھلی ہیں۔ بہار پرانت میں ۱۹۳۸ء سے ودھواؤں کی سہایتا و رکشا کے لئے دانا پور و چھپرا میں دو ہندو آشرم کھلے ہوئے ہیں۔ دیوتی (بندھیل کھنڈ) میں بھیلوں کی

الفضل کے وی پی ارسال کئے جاچکے ہیں۔ احباب سے گذارش ہے کہ انہیں ضرور وصول فرمائیں جو دوست وی پی وصول نہیں کرتے وہ الفضل کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں

بوائز نیوی کا انتخاب

۱۵ جنوری کو امرتسر میں بوائز نیوی کا انتخاب ہوگا۔ جن لڑکوں کا انتخاب ہوگا۔ ان کو کراچی میں نیوی سکول میں ٹریننگ دی جائیگی۔ امیدوار کی عمر ۱۵ سال سے ۱۶½ سال تک ہونی چاہیئے۔ تعلیم کم از کم اینگلو ورنیکلر مڈل تک ہو۔ ۵ فٹ قد ۸۵ پونڈ وزن ہونا ضروری ہے۔ جملہ امیدواروں کو چاہیئے کہ وہ بہت جلد اپنے آپ کو نظارت امور عامہ میں پیش کریں امیدوار کے سرپرست کی تحریری رضامندی ضروری ہے۔ (ناظر امور عامہ)

اعلانات نکاح

۱۔ میرے بیٹے عزیزم مولوی عطاء الرحمن صاحب مولوی فاضل کا نکاح عزیزہ نسیم فردوس بیگم ادیب عالم دختر ڈاکٹر فضل دین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن مرحوم ساکن محلہ دارالفضل قادیان دارالامان کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مورخہ ۳۱/۱۲/۴۳ کو حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھ کر اعلان فرمایا۔ احباب دعا فرمادیں کہ مولا کریم اس تعلق کو جانبین کیلئے بابرکت فرمائے۔ آمین (خاکسار فضل الٰہی چغتائی عفی اللہ عنہ مہاجر قادیان محلہ دارالبرکات ریلوے روڈ)

۲۔ عزیزم مولوی محمد عثمان صاحب محلہ دارالبرکات قادیان کا نکاح ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت مولوی عبدالحق صاحب ساکن گکھڑ کے ساتھ بالعوض پانچسو روپیہ مہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے ۸ جنوری ۱۹۴۴ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ محمد صدیق قادیانی

خرید و فروخت زمین

ایسے دوست جو قادیان میں سکنی زمین خریدنا یا فروخت کرنا چاہتے ہوں۔ وہ

"رفیق اینڈ کو"

قادیان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ دس مرلہ سے آٹھ کنال تک کے قطعات کے کچھ خریدار موجود ہیں۔ فروخت کرنے والے احباب کے لئے موقع ہے۔ وہ ہم سے خط و کتابت کے ذریعہ فیصلہ کرلیں۔

پروپرائیٹر "رفیق اینڈ کو" قادیان

مجالس انصار اللہ کو ضروری ہدایات

چونکہ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ کی منظور شدہ ہدایات میں پندرہ روزہ کارگذاری کی رپورٹ پیش کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اسلئے تمام مجالس مرکزی و بیرونی کا فرض ہے کہ تعلیم و تربیت کے متعلق جو کارروائی کریں اس کی رپورٹ ہر ماہ کی ۲۰ اور پانچ تاریخ کو مجھے بھجوادیا کریں۔ تاکہ بواسطہ جناب صدر صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور رپورٹ بھجوائی جاسکے۔ قائد تعلیم و تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔

اپنے بچوں کی معلومات بڑھانے کیلئے انہیں ایک آنہ لائبریری کا ممبر بنائیے ہماری بارہ کتابوں کا سیٹ جنوری ۱۹۴۴ء میں جاری ہوا ہے۔ اس کیلئے صرف دو روپے چار آنے منی آرڈر کیجئے ہم آپکو ہر ماہ ۳۲ صفحوں کی ایک دلچسپ خوبصورت کتاب ڈاکخانہ کے ذریعے بھیجتے رہیں گے۔ دفتر ایک آنہ لائبریری چوک میوہ منڈی لاہور

ضرورت

کارخانہ میک ورکس قادیان میں مستریوں کی ضرورت ہے تنخواہ ۲۰/- سے لیکر ۶۰/- ماہوار تک حسب تجربہ و لیاقت۔ جملہ درخواستیں بنام میک ورکس قادیان بھیجی جائیں۔

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض سستی کے شکار۔ اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ آنکھوں کی کمزوری کی وجہ سے ان کے اعصاب کمزور پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر قسم کی تکلیفیں شروع ہوجاتی ہیں۔ پس آج ہی

"سرمہ مفید خاص"

جو ہندوستان بھر میں مشہور ہوچکا ہے خرید لیں قیمت فی تولہ ۱۲/ چھ ماشہ ۶/ تین ماشہ ۳/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

اعلان متعلق دورہ انسپکٹر بیت المال

حسب ذیل انسپکٹران کو ان کے جدید علاقوں میں بغرض دورہ بھیجا جارہا ہے:۔

۱۔ قریشی امیر احمد صاحب کو برائے معائنہ جماعتہائے جالندھر۔ ہوشیار پور

۲۔ حکیم محمد فیروز الدین صاحب کو " " " سیالکوٹ و جموں۔

۳۔ چوہدری فیض احمد صاحب " " " شیخوپورہ۔ لائل پور۔ جھنگ۔

۴۔ سید محمد لطیف صاحب کو " " " گوجرانوالہ۔ سرگودھا۔

۵۔ قریشی مختار احمد صاحب ہاشمی کو " " " راولپنڈی۔ جہلم۔ کیمل پور۔ سرحد

۶۔ چوہدری محمد شفیع حشمت علی صاحب کو " " " یوپی۔ بہار۔ اڑیسہ۔

۷۔ مولوی ظفر اسلام صاحب کو " " " لدھیانہ۔ پٹیالہ۔ انبالہ۔ مضافات دہلی

۸۔ مولوی نور الحق صاحب انور / مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل کو " " " امرتسر۔ فیروزپور۔ منٹگمری

۹۔ مولوی محمد احمد صاحب نعیم کو " " " گجرات۔ پونچھ۔

۱۰۔ مولوی علی احمد صاحب کو " " " علاقہ سندھ۔ بہاولپور۔

۱۱۔ مولوی محمد سعید صاحب کو " " " ملتان۔ ڈیرہ غازیخاں مظفر گڑھ

۱۲۔ مولوی غلام احمد صاحب ارشد / معہ حکیم عبدالرحیم صاحب کو " " " ضلع گورداسپور معہ قادیان۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جماعتہائے متعلقہ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ انسپکٹران مذکور کے تشریف لانے پر ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کرکے ان کو ادائیگی فرائض میں امداد دیں۔ (ناظر بیت المال)

لبوب کبیر

لبوب کبیر مشہور معجون ہے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ فی زمانہ ننانوے فیصدی دواخانے اس کو تیار کرتے وقت نہ تو صحیح اجزاء ڈالتے ہیں اور نہ پورے اجزاء سے اسے بناتے ہیں۔ ہمیں یہ نسخہ ایک پرانی بیاض سے ملا ہے۔ اس میں تمام مفردات مصالحہ جات کے علاوہ زعفران مصطگی رومی۔ ورق سونا۔ ورق چاندی۔ عنبر۔ مشک۔ مروارید کہربا۔ مرجان۔ عقیق یمنی۔ یاقوت رمانی وغیرہ ڈالے جاتے ہیں۔ یہ معجون شاہ کو طاقت دیتی ہے دافع نسیان ہے۔ دل و دماغ کو قوت دیتی ہے اعصاب کو طاقت دیتی ہے۔ بدن کو فربہ کرتی اور اعصاب کو مضبوط کرتی ہے۔ قیمت آٹھ روپیہ فی چھٹانک

طبیہ عجائب گھر قادیان

اکسیر اٹھرا

یہ استاذی المکرم حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہی طبیب مہاراجگان جموں و کشمیر کا نسخہ ہے۔ جن مستورات کو اولاد نہ ہوتی ہو۔ یا اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ ان کیلئے اکسیر اٹھرا لاثانی دوا ہے۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اس قدر اعلیٰ اور عمدہ اجزاء سے تیار شدہ گولیاں اتنی ارزاں قیمت پر اور کہیں نہ ملیں گی۔ قیمت فی تولہ ۱/ مکمل خوراک گیارہ تولے بارہ روپے۔ نوٹ:۔ اکسیر اٹھرا کا ایک اہم جزو کستوری ہے جو پہلے ۴۰ روپیہ تولہ تھی۔ اب ۱۵۰ روپیہ تولہ ہے

طبیہ عجائب گھر قادیان

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط کا مجرب علاج

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا انکے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے حب اٹھرا کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔

قیمت:۔ فی تولہ ۱/ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر ۱۲/

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ دواخانہ معین الصحت قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۹ جنوری۔ رومانیہ اور بلغاریہ میں جو حالات رونما ہو رہے ہیں۔ لنڈن میں انکا نہایت غور و خوض سے مطالعہ کیا جا رہا ہے۔ رومانیہ اور بلغاریہ میں تشویش و اضطراب پایا جاتا ہے۔ تاہم معتبر ذریعے سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ دونوں ممالک پر جرمنوں کا قبضہ پہلے کی طرح مضبوط ہے اور اسوقت تک ایسے حالات پیدا نہیں ہوئے کہ ان دونوں ممالک میں مؤثر طور پر بغاوت رونما ہو جائے۔ بلغاریہ میں کوئی ایسی زبردست شخصیت نہیں جو بغاوت کی رہنمائی کر سکے۔

ماسکو ۹ جنوری۔ روس کے ایک سرکاری اعلان میں لکھا ہے کہ روسی فوجوں نے کردوگراڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ یوکرین کا صنعتی شہر ہے۔ جرمن جرنیل فان منسٹن کی فوجوں کو اب جنوبی روس میں تباہی کا سامنا ہے۔ جرمن فوجوں کا سارا محاذ جو دریائے ڈگنگ کے بالائی حصہ سے لیکر دریائے نیپر کے موڑ تک ہے۔ اب پاش پاش ہو رہا ہے۔

نئی دہلی ۹ جنوری۔ دہلی میں چاول کی قیمتوں کے سلسلے میں جو کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس سے پنجاب کے حلقوں میں یہ خدشہ پایا جاتا ہے کہ چونکہ چاول پیدا کرنے والے علاقوں میں امسال زیادہ چاول پیدا ہونے کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں اسلئے پنجاب کے چاول کی مانگ کم ہو جائے گی۔ اور اس طرح پنجاب کے چاول کے کاشتکار چاول کی قیمتیں کم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اس خدشہ کے پیش نظر پنجاب نے بنگال کو اس کی مانگ سے زائد چاول بھیجا ہے۔ غیر مصدقہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ ہندوستان بھر میں چاول کے نرخ ۹ اور ۱۰ روپیہ فی من کے درمیان مقرر کئے جائیں گے۔

دہلی ۹ جنوری۔ سرکاری حلقوں کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت ہند ڈرہ چاول کا نرخ ۱۰ روپے فی من۔ باسمتی کا لگ بھگ ۱۵ روپے فی من اور باجرہ کا پونے سات روپے فی من مقرر کر رہی ہے۔

نیو یارک ۹ جنوری۔ ایک اجتماع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے مسٹر وینڈل ولکی نے امریکہ کے لوگوں کو متنبہ کیا کہ ۱۹۴۴ء کا سال ہمارے لئے بہت سخت ہوگا۔ اگر ہمارے لیڈروں نے معاملات عالم میں موجودہ وقت سے زیادہ حوصلہ مندی کا ثبوت نہ دیا تو دنیا ہمیں مذاق کا مضمون بنا لے گی۔

نئی دہلی ۹ جنوری۔ ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت ہند نے ۱۹۶۶-۶۸ء کا ایک خاص قرضہ جس پر تین فیصدی فی سال سود دیا جائے گا۔ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۵۰ کروڑ روپیہ قرضہ لیا جائیگا۔

دہلی ۹ جنوری۔ پچھلے ۵ دنوں میں پرائس کنٹرول حکام نے اڑھائی لاکھ روپے سے زیادہ غیر مہر شدہ کپڑے کو سر بمہر کیا ہے۔

جموں ۹ جنوری۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ سر کیلاش نارائن ہکسر وزیر اعظم کے عہدے سے فارغ ہو کر مہاراجہ بہادر کے پرائیویٹ سیکرٹری کا عہدہ سنبھال لیں گے۔

لنڈن ۹ جنوری۔ میڈرڈ کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ نازی گسٹاپو چیف ہملر کی بیوی اپنے دو بچوں سمیت اور بعض گسٹاپو ایجنٹوں کے ہمراہ سپین کے ایک گاؤں میں آگئی ہے۔ جو اس کے خاوند نے خرید ا ہوا ہے۔

برن ۹ جنوری۔ برلن کی اطلاعات مظہر ہیں کہ فیلڈ مارشل وان براچس کا لڑکا اور بعض جرمن افسر ایک خط کا مضمون نشر کرنے کی بناء پر گرفتار کر لئے گئے۔ یہ خط فیلڈ مارشل نے اپنے لڑکے کو لکھا تھا۔

لاہور ۹ جنوری۔ سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اسسٹنٹ ڈائرکٹر سول سپلائیز یا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی اجازت کے بغیر پنجاب سے آلوؤں کی برآمد ممنوع قرار دیدی گئی ہے۔

لنڈن ۱۰ جنوری۔ مسٹر ایمری وزیر ہند نے اپنے ایک تازہ [illegible] میں کہا کہ کرپس تجاویز برطانیہ اب بھی قائم ہے حقیقت یہ ہے کہ ہماری غرض نہ صرف ہندوستان کو بیرونی دشمنوں سے بچانا ہے۔ بلکہ اندرونی فسادات اور جھگڑوں سے بھی حتی الامکان محفوظ کرنا ہے۔ گذشتہ تین سال میں معاملات کو حل کرنے کے کئی مواقع آئے مگر افسوس کہ ان سے فائدہ نہ اٹھایا گیا۔ ہر پارٹی اس بات پر زور دیتی ہے کہ دوسری پارٹیوں کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کی ساری باتیں ہم مان لیں۔ مگر یہ کس طرح ہو سکتا ہے امید ہے۔ کہ وہ وقت ضرور آئیگا۔ جب ہم ایسے سمجھوتہ پر پہنچ جائیں گے۔ جسے سب منظور کر لیں گے۔

واشنگٹن ۱۰ جنوری۔ نیو گنی میں اتحادی فوجیں جنگلوں میں سے ہوتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور ملاؤ دریا پار کر کے مورچے قائم کر لئے ہیں۔ جو امریکی دستے سائڈور اترے تھے۔ انہوں نے مورچے اور پوڑے کر لئے ہیں۔ اور ۴۰ مربع میل کے رقبہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو دستے کناٹے پر گشت کر رہے تھے۔ انہوں نے دشمن کے پانچ بجرے ڈبو دئے۔ جن میں سامان جنگ لدا ہوا تھا۔ اور جاپانی سوار تھے۔

ماسکو ۱۰ جنوری۔ روسی فوجیں مغربی یوکرائن میں پچاس میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ اب روسی فوجیں پولینڈ کی پہلی سرحد سے تیس میل دور رہ گئی ہیں۔ روسی فوجوں کے دوسرے دستے اسماعیلہ سے ۴۰ میل دور رہ گئے ہیں۔

لنڈن ۱۰ جنوری۔ اٹلی میں پانچویں فوج ایک جگہ کچھ اور آگے بڑھ گئی ہے۔ اگلی لائن دو میل آگے چلی گئی ہے۔ اٹھویں آگے بڑھ کر ایسی جگہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں سے دشمن کی چوکیاں صاف دکھائی دیتی ہیں۔ آٹھویں فوج کی کوئی خاص خبر نہیں آئی۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے پولا کی بندرگاہ پر سخت بمباری کی۔ یہ بندرگاہ اٹلی کے شمال مشرقی کنارے پر ہے۔ بعض اور ہوائی جہازوں نے آنکونا کی بندرگاہ پر بھی حملے کئے۔ اسیطرح ایکویلا کے علاقہ میں بمباری کی گئی۔ ایک دشمن کا ہوائی جہاز گرا لیا گیا۔ ہمارا بھی ایک ہوائی جہاز واپس نہیں آسکا۔

ماسکو ۱۰ جنوری۔ نیپر کے موڑ پر روسی فوجوں نے جرمنوں پر بہت دباؤ ڈال دیا ہے۔ اب ۵ لاکھ جرمن فوج نکلنے کیلئے صرف دو ہی رستے

نہایت المناک حادثہ

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ عبد السلام صاحب بٹ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی پسر مکرم جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹی کے متعلق نیروبی سے بذریعہ تار ملک احمد حسین صاحب نے یہ اندوہناک اطلاع دی ہے۔ کہ یکم جنوری کی رات کو چند افریقین ڈاکوؤں نے ان کے مکان پر ڈاکہ ڈالا۔ جن کا مقابلہ کرتے ہوئے موصوف جان بحق ہوگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ہم اس المناک حادثہ میں مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔